اہم مسئلہ

سباس گل

”خالہ! خواتین کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟“ نمرہ نے مٹر کے دانے چھیلتی عفت آراء سے سوال کیا تو وہ بھڑک اٹھیں۔

”تیرا کیا مسئلہ ہے؟ پہلے تو تو مجھے بتا صبح سے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے تو نے، تو کیا مسئلہ حل کر دے گی جو بار بار پوچھ رہی ہے؟“

”میں تو خالہ! وہ کالج میں ٹیچر نے کہا ہے کہ مضمون لکھ کے لاؤ کے خواتین کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟“ اٹھارہ سالہ نازک حسین سی نمرہ نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے بتایا۔

”عجیب ٹیچر ہے تمہاری خود خاتون ہو کر خاتون کے مسائل کا علم نہیں ہے اسے، کل کی بچیوں، لڑکیوں، بالیوں سے کہہ رہی ہے خواتین کے مسئلے پہ مضمون لکھ کے لاؤ۔“ عفت آراء نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”خواتین کے مسائل پہ ایک مضمون کیا ہزاروں کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔“ شاہدہ بھابھی نے کچن سے نکلتے ہوئے کہا تو نمرہ مدد طلب نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے بولی۔

”لیکن کوئی ایک اہم مسئلہ بتا دیں ناں پلیز۔“

”آج کیا پکائیں؟“ عفت آراء بولیں۔

”جی۔“ نمرہ نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا اور پھر کہا۔

”جو مرضی پکا لیں۔“

”اے لو، میں ان کے سوال کا جواب دے رہی ہوں، مسئلے کا حل بتا رہی ہوں، مسئلے کی نشاندہی کر رہی ہوں اور یہ کہہ رہی ہیں کے ”جو مرضی پکا لیں“ بی بی اس وقت تو تم مجھے پکار رہی ہو، عقل کی ڈلی کچھ کھلی نیں ابتک۔“ عفت آراء حسب عادت نان اسٹاپ بولتی چلی گئیں۔

شاہدہ بھابھی کو ہنسی آ گئی، نمرہ منہ بسور کے بیٹھ گئی کہ اس کا مسئلہ تو جوں کا توں تھا ابھی تک، وہ فسٹ ایئر کی اسٹوڈنٹ تھی، اردو کی لیکچرار نے مضمون لکھنے کا حکم دیا تھا اور وہ اب تک ایک سطر بھی نہیں لکھ پائی تھی۔

”عفی بھابھی! گیارہ بج رہے ہیں دن کے آج کیا پکائیں؟“ شاہدہ بھابھی نے اپنی جٹھانی عفت آراء کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو بھنا کر بولیں۔

”میرا سر پکا لو۔“

”وہ تو بھیا! پکا گئے ہیں، اب آپ بھیا کے لئے کیا پکائیں گی؟“ شاہدہ بھابھی نے ہنس کر کہا۔

”خالہ! بھنڈی پکا لیں یا کریلے پکا لیں۔“ نمرہ نے مفت مشورہ دیا، عفت آراء اس کی خالہ تھیں اور شاہدہ بھابھی تو ابھی دو سال پہلے بیاہ کر خالہ کی دیورانی بن کر ”امجد ہاؤس“ میں آئی تھیں لہٰذا نمرہ انہیں بھابھی کہہ کر ہی مخاطب کرتی تھی، خالہ کہلوانا شاہدہ بھابھی کو پسند نہیں تھا کیونکہ ابھی وہ ستائیس کی ہوئی تھیں اور ایک بیٹے کی ماں تھیں۔

”دل تو بہت کرتا ہے گرمیوں میں ہی تو دو سبزیاں ہیں جو سب شوق سے کھا لیتے ہیں، مگر ابھی اپریل شروع ہونے کو ہے گرمی ابھی دور ہے ذرا۔“ عفت آراء بولیں۔

”ہاں مگر بے موسمی سبزیاں تو کب سے سبزی منڈی میں بک رہی ہیں۔“ شاہدہ بھابھی نے کہا۔

”قیمتیں سنی ہیں تم نے۔“ عفت آراء نے شاہدہ بھابھی کو گھورا۔

”کریلے ایک سو ستر روپے کلو اور بھنڈی ایک سو تیس سے ایک سو چالیس روپے کلو بک رہی ہے، قیمتیں سن کر ہی دماغ سن ہو جائے، اتنی مہنگی

سبزی کون خریدے؟ کون پکائے؟ کون کھائے؟“

”تو ٹینڈے پکا لیں۔“ نمرہ بولی۔

”ارے رہنے دو بی، ساری گرمی پڑی ہے ٹینڈے، کدو کھانے کو۔“ عفت آراء نے منہ بنا کر کہا۔

”تو دال پکا لیں۔“ نمرہ کھسیانی ہو کر بولی۔

”ابھی کل ہی تو چنے کی دال پکائی تھی، صبح ناشتے میں دال بھرے پراٹھے بنا لئے تھے سب نے وہی کھائے تھے، تمہارے خالو تو پیٹ میں درد اور گیس کی شکایت کر رہے تھے کہہ رہے تھے آج کچھ اچھا پکا لینا۔“

”تو بھابھی مرغی پکا لیں آج۔“ شاہدہ بھابھی نے فوراً مشورہ دیا۔

”نہ بھئی برائلر مرغی کھانے سے بہتر ہے انسان گلے سڑے پھل کھا لے۔“ عفت آراء نے آپشن بھی رد کر دیا تھا اور نمرہ بیچاری انہیں بے بسی سے دیکھ اور سن رہی تھی، ان کی اس پکانے کی گردان میں اس کا مضمون تو بیچ میں ہی رہ گیا تھا۔

”ارے بھابھی! مزہ تو مرغی کھانے کا ہی ہے نا بھلے اس میں غذائیت اور صحت نہیں رہی اب پر زبان کا ذائقہ تو ہے نا۔“

”ارے چولہے میں جائے ایسا ذائقہ جو بعد میں بیماریوں کا ذائقہ چکھا دے۔“ عفت آراء ہاتھ سے جھٹکنے والے انداز میں اشارہ کرتے ہوئے کہا تو نمرہ، شاہدہ بھابھی کو دیکھ کر ہنس پڑی۔

”تو بھابھی پھر کڑی پکا لیں؟“

”کڑھی۔“ کڑھی کا نام سن کر عفت آراء کے منہ میں پانی آ گیا۔

”مشورہ تو خوب ہے مگر تمہارے بھیا رات کو کڑھی کھانے سے منع کرتے ہیں کے رات کو کڑھی کھانا مضر صحت ہے۔“

”اچھا تو وہ خود کو آپ کے پاس آنے سے منع کیوں نہیں کرتے رات کو، وہ تو پورے کے پورے مضر صحت ہیں۔“ شاہدہ بھابھی بڑبڑائیں، نمرہ ان کی بڑبڑاہٹ سن کر ہنسنے لگی۔

جبکہ عفت آراء تیوری چڑھا کر شاہدہ بھابھی کو گھورنے لگیں، گو کہ ان کے کانوں تک شاہدہ بھابھی کا جملہ نہیں پہنچا تھا مگر انہیں اندازہ ضرور تھا کہ انہوں نے ان کے متعلق ہی کچھ اول فول بکا ہے جبھی نمرہ کی ہنسی چھوٹ رہی ہے۔

”اب بتاؤ کیا پکاؤں آج؟“ عفت آراء نے نمرہ کو دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”بھیجا پکا لیں۔“ شاہدہ بھابھی نے نمرہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی چٹکلا چھوڑ دیا۔

”کس کا؟“ عفت آراء نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

”میاں کا تو بچا نہیں ہوگا، گائے یا بکرے کا ہی پکا لیں۔“

”مجھے پسند نہیں ہے۔“ عفت آراء نے ناک بھوں چڑھائی۔

”تو بھابھی جان! فل اینڈ فائنل یہ ہے کہ آج بیگن پکا لیں۔“ شاہدہ بھابھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بادی ہوتے ہیں تمہارے بھیا تو بیگن کا نام سنتے ہی چڑ جاتے ہیں۔“

”اب نہیں چڑیں گے آپ بھائی صاحب کو بتایئے گا کے امریکی ماہرین نے بیگن کے لاتعداد فائدے بتائے ہیں، امریکی ماہرین کی نئی تحقیق کے مطابق بیگن ذہانت میں اضافہ کرتا ہے، آدمی چست چاق و چوبند ہوتا ہے، ہاضمہ درست رہتا ہے جلد چمکدار بناتا ہے۔“

”بھابھی! یہ بیگن کے فوائد ہی ہیں ناں؟“

نمرہ نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔
"ہاں تو اور کیا پرسوں کے اخبار میں ہی تو پڑھا ہے میں نے۔" شاہدہ بھابھی نے یقین دلاتے ہوئے کہا تو عفت آراء گویا ہوئیں۔
"تمہارے خیال میں امریکہ جو کہے گا سچ کہے گا اور ہمارے بھلے کے لئے کہے گا؟ اور ہم مان بھی لیں گے یہ تو ہونے سے رہا، اب ہم گھر کی ہنڈیا بھی امریکہ سے پوچھ کر پکائیں گے، نہ بھئی یہ نہیں ہونے کا۔"
"تو پھر آپ ہی بتا دیں کے آج کیا پکائیں؟" شاہدہ بھابھی مسکراتے ہوئے بولیں۔
"ارے کیا بتاؤں؟" عفت آراء جھلائیں۔
"کہا بھی ہے میاں جی سے کہ ہفتے بھر کا مینیو بنا کے دے دو کے کس دن کیا پکانا ہے؟ پھر جو بھی پکے گا تمہاری مرضی کا پکے گا، ہم جو بھی پکا لیں وہ ناک بھوں چڑھاتے ہیں، کھاتے ہوئے سو سو نخرے کرتے ہیں۔"
"تو خواتین کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟" نمرہ نے پھر سے اپنا سوال دہرایا تھا۔
"آج کیا پکائیں؟" عفت آراء اور شاہدہ بھابھی یک زبان ہو کر جواب دیا تھا۔
"میں نے خواتین کا سب سے اہم مسئلہ پوچھا ہے۔"
"چندا وہی تو بتا رہی ہیں خواتین کا سب سے بڑا مسئلہ بلکہ یوں کہو کے روز کا مسئلہ ہے کہ۔"
"آج کیا پکائیں؟"
"مٹر آلو پکا لیں۔" نمرہ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا مسکراتے ہوئے ان سے کہا تو وہ بھی مسکرا دیں۔
"لو بھئی مٹر آلو پکا لو۔"
"اچھا بھابھی۔" شاہدہ بھابھی نے عفت آراء کے ہاتھوں سے چھلے ہوئے مٹر کے دانوں کا ڈونگا لیا اور کچن میں چلی گئیں اتنے میں عفت آراء کے شوہر کا فون آ گیا کے آج بریانی پکا لینا اور ساتھ میں پودینے کی چٹنی کا رائتہ بھی۔
"اسی لئے کہتی ہوں میاں گھر سے نکلتے وقت بتا دیا کرو کے آج کیا پکائیں؟ اب بتا رہے ہیں جب گھنٹہ بھر جھک مارنے کے بعد آلو مٹر پکنے کو رکھے ہیں۔" نمرہ عفت آراء کو ہمدردانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ اسے یوں اپنی جانب دیکھتا پا کر بولیں۔
"میرا منہ کیا دیکھ رہی ہے؟ اپنا مضمون لکھ، کیا اب بھی تجھے اپنے سوال کا جواب نہیں ملا؟"
"مم......مل گیا......سوال کا جواب بھی اور مضمون کا عنوان بھی۔" نمرہ نے بوکھلا کر جواب دیا۔
"کیا بھلا؟" عفت آراء نے پوچھا۔
"آج کیا پکائیں؟" نمرہ نے مسکرا کر جواب دیا۔
"ہاں آں...... سمجھ آ ہی گئی تجھے بھی، چل شاباش تو اپنا مضمون لکھ، میں ذرا بریانی چڑھا لوں نہیں تو تیرے خالو گھر آ کے میرا رائتہ بنا ڈالیں گے۔" عفت آراء سے کہتی ہوں کچن کی طرف چلی گئی اور نمرہ کے قلم نے کاپی پر مضمون کا عنوان تحریر کیا۔
"آج کیا پکائیں؟"
اور پھر مضمون لکھنے اور مکمل کرنے میں اسے کوئی مسئلہ نہیں ہوا قلم چلنا شروع ہوا تو مضمون مکمل کر کے ہی دم لیا، اتنی دیر میں بریانی کو بھی دم لگایا جا چکا تھا، نمرہ مضمون مکمل ہونے کی خوشی میں بریانی کھانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

☆☆☆